



## سوال

(86) حالت فرار میں نکاح

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کوئی عورت جو غیر مسلم ہو کسی آدمی کے ساتھ بھاگ جائے اور پھر جا کر اسلام قبول کرے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!  
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ کون سا اسلام ہو کہ کوئی عورت برائی کی نیت سے کسی کے ساتھ بھاگ جائے، پھر اس کے عشق میں مبتلا ہو کر مسلمان ہو جائے۔ ایسے مطلب کے اسلام کی اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ صحیح حدیث میں ہے:

((من کانت جریزلی الدنیا یصیبا أو امرأة یحما فہرہ لی ما ہجر الیہ )) کتاب رقم الحدیث: ۱۰۔

اس سے ظاہر ہوا کہ جو کوئی آدمی کسی کے ساتھ شادی کرنے کی خاطر ایمان لے آتا ہے یا کوئی دین کا بڑا کام کرتا ہے تو اس کا یہ ایمان اور کام قبول نہیں ہے۔ اسلام میں یہ حکم ہے کہ کفار سے جو عورتیں مسلمان ہو کر آئیں تو ان کا امتحان لیا جائے کہ کئی مسلمان ہیں بھی یا نہیں پھر جب پتہ چل جائے کہ کئی مومنات ہیں تو مسلمان ان سے شادی کر سکتے ہیں جس طرح سورہ الممتحنہ میں بیان ہوا ہے۔

بہر حال ایسے مطلب کا ایمان معتبر نہیں ہے لیکن یہاں اگر وہ عورت مسلمان ہونے کے بعد واقعی شریعت پر عمل کر رہی ہے تو پھر اس کو واپس کافروں کی طرف نہیں لوٹایا جائے بلکہ مسلم معاشرہ کے اندر رہی رکھا جائے لیکن ایک دم اس کا نکاح اس آدمی کے ساتھ نہ کیا جائے جس کے عشق میں مبتلا ہو کر بھاگی ہے بلکہ کافی عرصہ تک دونوں کو توبہ تناسب ہو کر الگ رہنا چاہئے، پھر کافی عرصہ کسی بڑے آدمی کو وارث بنا کر شرعی طور پر نکاح کیا جائے تو یہ صحیح ہوگا۔

باقی اگر ایک رات کسی کے ساتھ برائی کے ساتھ گزارے اور دوسرے دن نکاح کر لے تو اس طرح جائز نہیں ہے جس طرح کتاب و سنت میں بیان ہے۔ دیکھئے سورۃ نور پ ۱۸ رکوع ۱ اور اس کی تفسیر۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتوى  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 428

محدث فتویٰ